مضمون غیر

نیچریونکی نسبت سوال وجوابات

سوال اول

نیچریونکا یہہ قول† ہے کہ بہشت ودوزخ وغیرہ متعلق معاد وآخرت کوئی چیز محسوس نہیں ہے فقط عوام کی ترغیب کے واسطے اللہ اور رسول نے یہہ سب باتین کہی ہین اور درواقع مین ان سب چیزون کا اعتقاد کرنا بیہودہ پن ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اگر بہشت مین حورین ہون اور بہشتیون کو شراب ملے تو بے مبالغہ ہماری خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہین اور مسلمان جس صفت سے مانتے ہین اُسکو بطور استہزا و تمسخر کے منوا مالی کا باغ اور کلوا لونارہ کی بھٹی کہتے ہین اور مُردون کا ساتہہ جسم کے قبرون سے اوٹہنا اسکا بھی اونکو انکار ہے آیا یہہ عقاید اونکو اسلام سے نکالتے ہین یا نہیں –

جواب

ایسے عقیدیکا آدمی ہرگز مسلمان نہین ہے گو عوام کے فریب دینے کے لئے ظاہر اسلام کا اقرار کرتا ہو اور اِس آیت کا مصداق ہے ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون اور وہ آیات جنمین بہشت اور دوزخ وحور و قصور کا بیان ہے اون کے ظاہر معانی کو نمانا ملحدونکا کام ہے کہا ہے ملّا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین ان ما اخبر اللہ تعالیٰ من الحور والقصور والانھار والاشجار والاثمار لاھل الجنۃ ومن الزقوم والحمیم والسلاسل والاغلال لاھل النار حق وفاقاً خلافاً للباطنیۃ والعدول عن ظواھر النصوص الی معان یدعیھا اھل الباطن الحاد یعنی بیشک جو خبر دی اللہ تعالیٰ نے حور وقصور ونہرون اور درختون اور پہلونکی اہل جنت کیواسطے درسیح وآب گرم وزنجیرین وطوقون کے واسطے اہل نار کے سوحق ہی اسمین فرقہ باطنیہ کا خلاف ہی اور ظاہر نصوص سے عدول کر کے ایسے معنی کا لینا جسکا

† دیکھو تفسیر نیچری صفحہ ۳۲ و ۳۷ لغایت ۴۰ جسکا حاصل اشاعۃ السنۃ نمبرہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ وغیرہ مین موجود ہے – اڈیٹر

اہل باطن دعوی کرتے ہین الحاد ہے اور کہا ہے ملا عبد الحکیم نے حاشیہ خیالی مین فتاولی الفلاسفہ لدلائل حدث العالم ونحوہ مثل الجنة والنار والتنعیم والتعذیب لا یدفع کفرھم لان ذلک من ضروریات الدین والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع کفرھم یعنی فلاسفون کے تاویل کرنی دلایل حدوث عالم اور اوسکی مانند مین مثل جنت ونار وتنعیم وتعذیب کے اون کے کفر کو دفع نہین کرسکتی ہے کیونکہ بہت چیزین ضروریات دین سے ہین اور تاویل کرنی ضروریات دین مین کفر کو دفع نہین کرسکتی ہے اور یہہ وہی فلاسفہ ہین کہ جو مسلمان تہے بسبب خرچانے فلسفیت کی عقل کے بدہضمی سے احکام قرانی وحکمت یونانی مین تطبیق دینی چاہتے ہین اور راہ تزندق کے اختیار کی ہے اور بہشت ودوزخ کے اعتقاد کو بیہودہ پن کہنا عین زندیق پن ہے اور جو یہہ کہتے ہین کہ ہماری خرابات اُس سے ہزار درجہ بہتر ہین وجہ اوسکی سوای اسکے نہین ہی کہ ایسے عقیدہ کے آدمی ہمیشہ کے لئے جہنم کے کندے ہون گے مسلمانون کی جنت سی محروم رہین گے پس ایسی حالت مین دُنیا کی نعمتین اون کے حقمین بہ نسبت بہشت کی بے شبہ ہزار درجہ معنی بلکہ لاکہہ درجہ بہتر ہون گے اور ضروریات دین کے ساتھ جو ٹھٹھا اور تمسخر کرتا ہے قیامت مین اللہ تعالی اُس مسخرہ کو اسکے بدلے مزہ چکہاویگا کما قال واللہ یستھزئ بھم اور مردے کا جسم کے ساتھ قبر سے اوٹہنا ضروریات دین سے ہے اسکے انکار مین بھی بیشک یقینی کفر ہے جیسا کہ فرمایا شارح مقاصد نے وبالجملة فاثبات الحشر من ضروریات الدین وانکارہ کفر بیقین

سوال دوم

بہشت ودوزخ وغیرہ کے انکار سے نیچری کافر وملحد کیونکر ہو سکتے ہین اسواسطے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ سے ہین اور اصول مقررہ ومسلمہ سے اہلسنت وجماعت کے یہ ہے لا نکفر احدا من اہل القبلة یعنی کسی اہل قبلہ کی تکفیر کی نہین جاسکتی ہے۔

جواب

فقط کلمہ پڑہنے سے کوئی اہل قبلہ نہین ہو سکتا ہے منافق بہی کلمہ پڑہتے تہی جنکی شان مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار اصطلاح شرع مین اہل قبلہ وہ لوگ ہین جو ضروریات دین پر اتفاق رکہتے ہون بیشک سوای ضروریات دین کے اور مسایل اختلافیہ اجتہادیہ مین اُن لوگونکی تکفیر نہین چاہئے اور جو لوگ ضروریات دین سے انکار کرتے ہون وہ اہل قبلہ نہین ہین انکی تکفیر مین کچہہ باک نہین وہ تو بالاتفاق کافر ہین جیسا کہ اہلسنت وجماعت کے عقاید کے کتابون سے ظاہر ہے خیالی نے اپنی حاشیہ شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے معنی هذه القاعدة انه لا يكفر في المسائل الاجتهادية اذ لا نزاع في تكفير من انكر ضروريات الدين یعنی معنی اس قاعدہ کا یہہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر مسایل اجتہادیہ مین نہین کیجاویگی کیونکہ منکر ضروریات دین کے تکفیر مین کسیکو نزاع نہین ہے۔ ایسا ہی ملا عبد الحکیم نے حاشیہ خیالی مین کہا ہے (چنانچہ اسکی اصل عبارت صفحہ ۲ مین منقول ہو چکی ہے۔ یہان سے نیچریون کے تکفیر صاف ظاہر ہے اسلئے کہ یہہ لوگ بہشت و دوزخ سے جو ضروریات دین سے ہین انکار کرتے ہین اور بہ سبب بدلنے معنے جنت و نار کے کفر سے نہین بچ سکتے ہین اور کہا ہے ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین

اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله بالكليات والجزئيات وما اشبه ذلك من المسايل المهمات فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفي الحشر او نفي علمه سبحانه بالجزئيات	تو جان اے تو کہ بیشک اہل قبلہ سے وہ لوگ مراد ہین جو ضروریات دین پر اتفاق رکہتے ہون جیسے کہ عالم کا حادث ہونا اور کلیات اور جزئیات کا اللہ تعالی کو علم ہونا اور قیامت مین مردون کا جسم کے ساتھہ اوٹہنا اور مشابہ اس کے دین کے بڑے بڑے مسئلہ ہین۔ پس جو شخص کہ اپنی عمر بہر طاعت کرتا رہا اور عالم کو قدیم مانتا گیا اور جسم کے ساتھہ مردون کے اوٹہنے کا اور اللہ تعالی کے

لا یکون من اہل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند اہل السنۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شی من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر منہ شی من موجباتہ	علم جزئیات کا قایل نہ ہو وہ اہل قبلہ سے نہین ہے اور بیشک اہلسنت وجماعۃ کے نزدیک عدم تکفیر سے اہل قبلہ کی یہہ مراد ہے کہ جبتک کفر کی نشانیون سے کچہہ نپائی جاے اور اسباب سے اسکے

کوئی سبب در نہ ہو تکفیر نہین کیجائیگی .... اس سے اہل قبلہ کی ماہیت اچہی طرح سے ظاہر ہو گئی اور قاعدہ مقررہ مسلمہ اہلسنہ وجماعہ کا مطلب خوب حل ہو گیا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حشر اجساد کا اعتقاد رکہنا ہی ضروریات دین سے ہے اسکا نہ ماننے والا کافر ہے اہل قبلہ نہین ہے اور ملا علی قاری کیطرح بحر آبادی نے بہی حاشیہ شرح عقائد نسفی مین لکہا ہے بوجہہ طوالت کے نقل نہین کیا جاتا - اور کہا ہے قاضی عضد الدین نے مواقف مین کہ

ولا یکفر احد من اہل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار النبوۃ او ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات واما ما عداہ فالقائل بہ مبتدع لا کافر انتہی -	کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کیجا سکتی ہے مگر جس صورتمین صانع قادر دانا کی نفی ہو یا شرک ہو یا نبوت کا انکار ہو یا ایسی چیز کا جسکا دین مین پایا جانا بالبداہتہ معلوم ہو یا ناما مسئلہ اجتماعی کا جیسے سب کا اتفاق ہو مثل حلال جاننے

حرام چیزون کے اور جو چیز ان سب کے سوا ہے اسکا قایل مبتدع ہے نہ کافر انتہی -

سوال سوم

حضرت شیخ محی الدین عربی علیہ الرحمہ سے تفسیر ہے اسمین باطن معنی کو اختیار کیا ہے اور ظاہر معنی سے اونکو انکار ہے اور یہی اونکا مذہب تہا اہل نیچر نے بہی اکثر مقام مین ایسا ہی کیا ہے بلکہ بعض جگہہ مین کلام شیخ کے ساتھ استدلال کیا ہے اسی جہت سے بعض نیچری اپنے کو متبع شیخ کہتے ہین پہر یہہ لوگ ملحد و بیدین کیونکر ہو سکتے ہین

جواب

حضرت شیخ کی وہ کتاب جو عوام مین تفسیر مشہور ہے حقیقت مین تفسیر نہین ہے خود
اُس کتاب کے خطبہ مین فرماتے ہین کہ مین تفسیر کے گرد گھومنے والا نہین ہون اور اُسکے
لئے حد معین ہو چکا اوسمین رائی کو کچھہ دخل نہین ہے جس شخص نے اپنی رائے سے تفسیر
کہی پس تحقیق کافر ہوا اور مین تاویل کرتا ہون اور اوسکی حد تک نہین پہنچا ہون -
ہوسکتا ہے کہ دوسرا شخص مجسے عمدہ تاویل کرے اور یہہ میری تاویل ارباب ذوق
کیواسطے نمونہ ہے تا حسب استعداد کے تلاوت کے وقت مخفیات غیب سے مکشوف ہون
اور اون پر کیا موقوف ہے جتنے اہل اسلام ارباب اشارات سے ہین سب کے سب ظاہر
معنی قرآن کو حق سمجھتے ہین اور اوس کے ساتھہ کہتے ہین کہ فلان آیت مین فلان امر
کی طرف اشارہ ہے اور اس کہنے سے اون کی یہہ غرض نہین ہے کہ معنی ظاہر مراد
نہین ہے جیساکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رسالہ تکمیل الایمان مین فرماتے ہین
واہل تحقیق از ارباب اشارات گویند کہ مراد منصوص معانی ظاہر است قطعاً وباوجود
آن دران رموز واشارات است کہ باظواہر منافات ندارد مثلاً فرعون وموسیٰ در خارج
ہستند وقضایا ووقایع کہ درمیان ایشان وقوع یافت ثابت شدہ است وباوجودان
اگر تہ اشارتے بقضیہ روح ونفس مثلا دارند صورتے دارد نہ آنکہ گویند این نہ موسیٰ ہست
نہ فرعون ہمان روح ونفس است فقط وہمچنین فاخلع نعلیک امر است بموسیٰ علیہ السلام
کہ دراندن بوادی مقدس براہ ادب رود ونعلین خود رابکشد وپائے برہنہ باید وباوجود
آن اشارت است باخراج کونین واسقاط از نظر در مقام قدس ومحبت مولیٰ نہ آنکہ اینجا نہ وادی
مقدس است ونہ موسیٰ ونہ نعلین کفر باوہ ترونا معقولتر ازین نمی باشد - اور کہا ہے ملا علی قاری نے

واما العدول عن ظواھرھا الی معان یدعیھا الملاحدة والباطنیه فزندقة وھذا فما ذھب الیه بعض الصوفیة من

شرح فقہ اکبر مین ظاہر معنی سے عدول کرکے اُن معنی کا اختیار کرنا جسکا اہل باطن وملحد دعوی کرتے ہین عین زندیق پن ہے

ان النصوص علی ظاهر العبارات الا ان فیها بعض الاشارات فهو من کمال الایمان وجمال العرفان کما نقل عن الامام حجة الاسلام فی قوله علیه السلام لا یدخل الملائکة بیتا فیه کلب اشارة الی ان رحمة الله لا یدخل قلبا ارتسخ فیه صفات سبعیة —	بخلاف اسکے کہ جسکی طرف بعض صوفیہ گئے ہین کہ نصوص کتاب و سنت اپنی ظاہر عبارت پر ہین لیکن اونمین بعض اشارات ہین پس وہ کمال ایمان اور خوبی عرفان سے ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام سے منقول ہے کہ اس قول مین پیغمبر علیہ السلام کے کہ جس گہر مین کتا ہوا وسمین فرشتے نہین داخل ہوتے

ہین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ جس قلب مین صفات درندے چارپایون کی راسخ ہون اس قلب مین اللہ کی رحمت نہین داخل ہوتی ہے انتہی۔ ہان فرقہ ملاحدہ باطنیہ قرامطہ اسماعلیہ وغیرہم ظاہر معانی سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مقصود خدا کا باطن معنی ہے اور باطن مانند مغز اور ظاہر مثل پوست کے ہے یہانتک کہ صلوۃ سے رسول مراد لیتے ہین اور معنی زکوۃ تزکیہ نفس کہتے ہین اور مراد کعبہ وصفا سے نبی اور باب و مروہ سے علی ہین غرضکہ اسی طرح جمیع احکام ظاہر شرع کو سانہہ تاویلات فاسدہ کے باطل ڈالا ہے اور انہین مزخرفات کو مراد خدا ٹھہرایا ہے اسی لئے وہ بالاتفاق کافر ہین کسی نے ان کے کفر مین اختلاف نہین کیا ہے اور انہین کے حق مین شیخ محدث دہلوی نے تکمیل الایمان مین فرمایا ہے مقصود این ملاحدہ ابطال وافساد دین است خذلہم اللہ نیچری کہ پیشوا ابھی ملاحدہ ہین کیونکہ یہہ لوگ بھی اکثر مقام مین ظاہر معنی سے انکار کرتے ہین اور آیات قرآن کے ایسے معنی لئے ہین کہ جنکو الفاظ سے کچھہ مناسبت نہین ہے اور جن پر لغت عرب شہادت نہین دیتی ہے قرآن شریف کو ایسے معانی لیکر بدرجہا سے بھی زیادہ ادق کر دیا ہے اور اونکی تفسیر مہمل ہونے مین کلام جعفر زٹلی سے بہی سبقت لیگئی ہے ہرگز یہہ لوگ متبع شیخ نہین ہین اون کے اتباع کا دعوی محض جہوٹ ہی اس بات کے شبہہ

کرنے سے عوام مسلمانوں کو دہوکا دیکر زندقہ والحاد کیطرف بلانا ہے ورنہ کہاں شیخ اور کہاں یہہ شیخ تو ولی اللہ تہے ان لوگون کو ان کی تقلید واتباع سے کیا سروکار اور حضرت شیخ تو صدور عجائبات کو جسکو نیچریہ خلاف قانون فطرت وغیر ممکن کہتے ہین محال نہین سمجھتے ہین مثلاً نیچریہ اصحاب فیل کے ہلاکت کو چیچک کے عارضہ سے کہتے ہین اور حضرت قدس سرّہ فرماتے ہین کہ چڑیون نے سنگریزہ سے ہلاک کیا جیسا کہ قرآن مجید کی ظاہر عبارات سے ثابت ہے چنانچہ اس مضمون کو اپنی اُس کتاب مین جو تفسیر مشہور ہے لکہا ہے چونکہ عربی زبان مین ہے اسلئے یہان فقط ترجمہ ہندی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ وہ کتاب تو نیچریون کی قدردانی سے بہت پہیل گئی ہے اور بآسانی ملسکتی ہے جسکو شک ہو وہ دیکہہ لے فرماتے ہین کہ یہہ واقعہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ کے قریب ہوا ہے اور اللہ کے قدرت کی علامتون سے ایک علامت اور اوسکے غضب کے ایک نشانی ہے اوس شخص پر جسنے اوسکے حرم کی بحرمتی پر جرأت کی اور چڑیون کو مارنیکے لئے خدا کی طرف سے الہام ہوا تہا وہ بہ نسبت انسان کے اللہ کے الہام کو جلد قبول کر سکتے ہین کیونکہ وہ سادہ مزاج ہین اور چہوٹی چہوٹی کنکریون سے اُس خاصیت کی جہت سے کہ اللہ تعالی نے انہین امانت رکہی ہو ابرہہ اور اوس کے لشکر کا ہلاک ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہے جو شخص عالم قدرت پر مطلع ہو اور اسکے لئے حکمت کا پردہ کہلجائے وہ اِس قسم کی عجائبات کے بہید کو سمجہیگا۔ پہر اُسکے بعد اپنے زمانہ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہین کہ شہر الی ور دمین چوہون کا غلبہ ہوا تمام زراعت کو برباد کرکے دریائے جیحون کے کنارے جنگل مین چلے گئے اوس سے ہر ایک نے ایک ایک لکڑی لی اور اوسپر چڑہ کے پار اوتر گئے۔ کیا نیچریون نے اِس قصہ کو اونکی کتاب مین نہین دیکہا ہے اگر دیکہا بہی ہو تو کیا عجب ہے کہ فار جو عربی مین چوہے کو کہتے ہین اوس سے کوئی قوم خاص جنگلی آدمی مُراد لیا ہو جیسے کہ طیر سے چیچک جن سے چہپا ہوا آدمی ابلیس سے قوۂ بہیمیہ ملائکہ سے قوۂ ملکیہ جو انسان کے اندر ہین مراد لیتے ہین کیونکہ چوہون کا ایسا فعل اُنکے کوڑہ مغز سے باہر ہے اور نیز آیہ کریمہ

فقلنا لهم کونوا قردۃ خاسئین کے یہہ فرمایا ہے کہ مسخ بالحقیقت دنیا و آخرت مین حق ہے اسکا انکار نہین ہوسکتا ہے اس بارہ مین آیات و احادیث وارد ہین کقولہ تعالی وجعل منہم القردۃ والخنازیر یعنی اللہ تعالی نے انکو بندر و سور بنادیا وقال رسول اللہ صلعم یحشر بعض الناس علی صور یحسن عندہا القردۃ یعنی بعضے لوگ قیامت مین ایسی صورتون مین اٹہائے جاینگے کہ اوسکی اعتبار سے بندر و سور اچہی معلوم ہونگے نیچری لوگ مسخ حقیقی کو غیر ممکن و محال جانتے ہین حقیقت یہہ ہے کہ یہہ سب خود مسخ کردیے گئے ہین اور ان سے عقل انسانی چہین لیگئی ہے اور حضرت شیخ علیہ الرحمہ معجزے کے قایل تہے اور فلسفیون کو پاگل و احمق سمجہتے تہے حضرت ملا جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس مین فتوحات مکیہ سے جو مشہور و عمدہ تصانیف سے شیخ کی ہے نقل کیا ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ سنہ پانسو چہیاسی ہجری مین ایک عالم میری مجلس مین حاضر ہوا کرتا تہا جسطرح مسلمان لوگ نبیون کو مانتے ہین نہین مانتا تہا خرق عادات و معجزات کا منکر تہا جاڑیکی فصل تہے اور مجلس مین آگ سلگی ہوئی آتشدان مین رکہی تہی فلسفی نے کہا کہ عوام کہتے ہین کہ قوم نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا لیکن وہ بجلی صحیح و تندرست اوس سے نکل آئے یہہ کیونکر ہوسکتا ہے آگ سے بچنا محال ہے وہ بالطبع و بالخاصیۃ جلانیوالی ہے اور جو آگ کا ذکر قرآن مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ مین ہے اوس سے نمرود کا غضب مراد ہے اور اونکا آگ مین ڈالنا اونکا غصہ کرنا اور آگ کا ٹہنڈا ہونا غصہ کا موقوف کرنا ہے واقع مین کوئی آگ نہ تہی جب فلسفی خاموش ہوا مینے کہا کہ اگر تو کہے تو ابراہیم ع پر اللہ تعالی نے جو آگ ٹہنڈی کردی ہے اسکی تصدیق تو کرادون اور اس سے میری یہہ غرض نہین ہے کہ اپنی کرامت ظاہر کرون بلکہ تجکو جو معجزہ ابراہیم علیہ کا انکار ہے اسکا رفع چاہتا ہون منکر نے کہا کہ ہرگز ہو نہین سکتا ہے پس مینے کہا یہہ آگ جو آتشدان مین ہے وہی ہے جسکو تو بالطبع جلانیوالی کہتا ہے کہا ہان تب مینے آتشدان کو اٹہا کر سب آگ اسکی دامن مین ایک مدت چہوڑ دیا اور اپنے ہاتہ سے تہ و بالا کیا کپڑا اسکا نہ جلا پہر اوس آگ کو آتشدان مین رکہدیا اور منکر سے کہا کہ تو اس آگ مین ہاتہ دے جب وہ ہاتہ نزدیک آگ کے لیگیا جلگیا پس اوس نے کہا کہ مجکو معلوم ہوا کہ آگ کا